بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

پہلے خبر آئی تھی کہ ملک کے مختلف حلقوں اور متعدد ماہرینِ تعلیم کے مطالبہ پر حکومت مذہب و اخلاق کی تعلیم کو یونیورسٹیوں میں رائج کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ اب اطلاع ملی ہے کہ حکومت نے اس مسئلہ پر رپورٹ پیش کرنے کی غرض سے تین افراد پر مشتمل ایک کمیٹی بنا دی ہے۔ یہ تو خوشی کی بات ہے کہ حکومت نے مذہب و اخلاق کی تعلیم کو سیکولرزم کے خلاف نہیں سمجھا اور کسی نہ کسی درجہ میں اس نے بھی اس تعلیم کی اہمیت کو تسلیم کر لیا لیکن جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے اس موقع پر ہم یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں کے نزدیک اخلاق اور مذہب دونوں لازم و ملزوم ہیں اس لئے ان کے خیال میں محض اخلاق کی اس تعلیم کی عملاً کوئی قیمت نہیں ہے جو مذہب سے الگ کر کے دی گئی ہو اور یہ صرف مسلمانوں کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ دوسرے مذاہب کے پیرو کاروں کا حال بھی یہی ہے۔ اس بنا پر مذہب و اخلاق کی تعلیم کو رائج کرنے کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ ہر مذہب اور اس کے اخلاق کی تعلیم کا نصاب ان لوگوں سے بنوایا جائے جن کو اس مذہب کے لوگوں کا اعتماد حاصل ہو اور جو واقعی اس کے اہل ہوں پھر اس کا بھی اہتمام ہونا چاہئے کہ یونیورسٹیوں میں ہر مذہب کی تعلیم کے لئے ایسے اساتذہ کا انتخاب کیا جائے جو اس مذہب کی تعلیمات کا عملی نمونہ ہوں تاکہ تعلیم کے ساتھ ساتھ استاذ کا مذہبی اور اخلاقی کردار بھی طلبا کو متاثر کرے اور اس طرح مذہب و اخلاق کی تعلیم سے خاطر خواہ نتائج پیدا ہوں۔ مذکورہ بالا تجویز کے علاوہ اگر حکومت نے کہیں یہ کیا کہ تمام مذاہب اور ان کے اخلاق سے متعلق ایک ہی نصاب، ایک ہی کتاب یا چند مشترک کتابیں تجویز کر دیں اور سب مذاہب کی تعلیم کے لئے ایک ہی استاذ کو، خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو کافی سمجھ لیا گیا تو ہم ابھی سے کہے دیتے ہیں کہ مسلمانوں کے لئے یہ صورتِ حال ناقابلِ قبول ہوگی کیونکہ ان کو معلوم ہے کہ تاریخ کی جو کتابیں آج کل اسکولوں میں پڑھائی جاتی ہیں ان میں مسلمانوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا گیا ہے اس لئے اگر سب مذاہب کی تعلیم کا یکجائی انتظام کیا گیا تو خطرہ